REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۲۲ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۹ صلح ۱۳۴۲ھش ۱۹ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصل نماز وہی ہے جس میں انسان خدا کو دیکھتا ہے

اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جب تمام لذات اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو

"جب خدا کو پہچان لوگے تو پھر نرے نمازی رہو گے۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اسکو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اس کے حسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اصل نماز وہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے۔ اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ خواہ رات کو موت آجاوے یا دن کو۔ جو لوگ دنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وہ اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں۔ وہاں ان کے لئے خزانہ نہیں ہے جس سے وہ لذت اور خوشی حاصل کر سکیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے

پانچویں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا دن

۸ بجے رات تک ملک کی نامور ٹیموں کے درمیان سولہ میچ کھیلے گئے

پاکستان ویسٹرن ریلوے اور برادرز کے درمیان دلچسپ اور شاندار مقابلہ

ربوہ ۱۸ جنوری —— کل مورخہ ۱۷ جنوری کو تعلیم الاسلام کالج کے ملک گیر شہرت کے حامل پانچویں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے روز افتتاحی تقریب کے بعد ۹½ بجے صبح سے لے کر ۸ بجے رات تک مجموعی طور پر سولہ میچ کھیلے گئے۔ ان میں کلب سیکشن کے دس، کالج سیکشن کے پانچ اور سکول سیکشن کا ایک میچ شامل تھا۔ ان سب میچوں میں ملک کی نامور ٹیموں نے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں بہت جذبہ و جوش اور بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کیا بالخصوص شام کے قریب پاکستان ریلویز اور برادرز کلب لاہور کے درمیان جن میں پاکستان کے بعض منتخب اور نامور کھلاڑی بھی شامل تھے بہت دلچسپ اور شاندار مقابلہ ہوا جو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ گو ابتدا میں دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے قریباً ساتھ ساتھ ہی چلتی رہیں۔ لیکن دونوں کی یہ ہمسری زیادہ دیر قائم نہ رہی۔ ہاف ٹائم سے بہت قبل ہی بلحاظ ریلوے کا پلہ بھاری ہوتا چلا گیا اور برادرز کی طرف سے جاندار مقابلے کے باوجود بالآخر ریلوے نے ۸۱ کے مقابلے میں ۴۱ پوائنٹ

(باقی صفحہ ۸ پر)

نکاح کی مبارک تقریب

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان و سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کے فرزند اکبر شیخ نصیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی کا نکاح منور سلطانہ صاحبہ بنت محترم شیخ میاں محمد محسن صاحب مرحوم لائل پور کے ساتھ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر بموقعہ جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو نماز جمعہ سے قبل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ کے اسٹیج پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور یہ رشتہ بفضلہ تعالیٰ مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔

آمین، اللّٰھم آمین

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۳ء

صدیقی صاحب کے تبصرہ کا جائزہ

ماہنامہ "ترجمان القرآن" سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی طرف سے شائع ہوتا ہے اشاعت جنوری ۱۹۶۳ء کے "ارشادات" میں عبدالحمید صاحب صدیقی نے مولانا عبدالماجد دریاآبادی کے ایک نوٹ پر تبصرہ کیا ہے مولانا کا یہ نوٹ ذیل میں درج کیا جاتا ہے یہ نوٹ ایک مراسلہ از کراچی کے تعلق میں ہے چونکہ اس نوٹ سے ہی مراسلہ کی حقیقت بھی کھل جاتی ہے۔ اس لئے ہم مراسلہ درج نہیں کرتے۔ فہو ہذا۔

"صدق۔ ان پاکستانی ایڈیٹر صاحب نے جس پُرزور پیرائے میں اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا ہے، اسے بجنسہٖ نذر ناظرین کر دیا گیا، اور یہ تحریر اپنی نوعیت کی کوئی پہلی نہیں۔ بیسیوں تحریریں اسی مضمون کی بڑے سے بڑے عزیز مخلصوں کی طرف سے آچکی ہیں۔ اور برابر آتی ہی رہتی ہیں۔ لب لباب یا حاصل ان سب تحریروں کا کچھ یوں ہاتھ آتا ہے۔

قادیانیت اپنے سارے اجزاء سمیت ایک سو فی صدی باطل اور دشمنِ اسلام و مخرب ایمان تحریک ہے۔ جس کا ذکر کسی اعتبار سے بھی موقع داد و تحسین پر قابل برداشت نہیں۔ یہ ایمان و ضمیر کا معاملہ ہے جس میں کسی مصالحت، مفاہمت، مداہنت اور تساہل کی گنجائش نہیں" بے شک ایسا ہی ہو گا۔ لیکن اسے کیا کیجئے کہ بعینہٖ وہی دینی مصلحت اندیشی یا (STRATEGY) جو آپ حضرات کو جوش و خروش اور تشدد پر آمادہ کرتی رہتی ہے؛ کچھ اللہ کے بندوں کو ٹھیک اس کے برعکس نرمی اور رواداری کی طرف بھی لا رہی ہے۔ آپ حضرات کی نظر جب بھی پڑتی ہے تو مابہ الاختلاف پر، اور اسی سے طبیعت فوراً اشتعال قبول کر لیتی ہے۔ لیکن کچھ نظریں ایسی بھی ہیں جو مابہ الاشتراک کی تلاش میں رہتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ اسی پر پڑتی ہیں۔ قدرۃً اس گروہ کا (وہ اقل قلیل سہی) کہنا یہ ہے کہ جب اشتراک عقیدۂ توحید میں موجود ہے، تصدیق رسالت میں ہے۔ عقیدۂ آخرت میں ہے۔ حقانیت قرآن میں ہے۔ کلمہ میں ہے، قبلہ میں ہے۔ عبادات و فرائض پنجگانہ میں ہے۔ اور اختلاف صفاتِ رسالت میں صرف ایک صفت خاتمیت میں بھی نہیں، بلکہ صرف تعبیر خاتمیت میں ہے تو یہ امت کے حق میں کہاں کی دوستی ہے کہ اسی کو اتنا اچھالا جائے اور نمایاں کیا جاتا رہے"؟

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۰۲/۲۰۳)

ہم نے نوٹ کا بھی صرف اتنا حصہ ہی یہاں درج کیا ہے جتنے کی اس مضمون میں ضرورت ہے مولانا کے اس نوٹ پر صدیقی صاحب کو جو اعتراض ہے وہ انہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

"ہمیں افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ مولانا کے اس جواب سے ہمیں تشفی نہیں ہوئی۔ یہاں سوال یہ نہیں کہ قادیانیوں کے ساتھ بہت سے معاملات میں ہمارا اشتراک ہے۔ بلکہ دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ کیا بعض عقائد میں اشتراک ہی صرف کسی فرد یا گروہ کو دائرہ اسلام میں شامل کرنے کی ضمانت ہے۔ اگر اسی اصول کو ذرا وسعت دیدی جائے تو پھر بہائیوں کو بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ شمار کرنا پڑے گا یہ مانا کہ ان کے اختلافات امت مسلمہ سے قادیانیوں کی بہ نسبت زیادہ ہیں لیکن آخر ان کے معتقدات اور مسلمانوں کے عقائد میں بھی کئی چیزیں تو ایک دوسرے سے مختلف نہیں۔ اُن کے اور ہمارے درمیان بھی بہت سے معاملات میں اشتراک کی راہیں نکالی جا سکتی ہیں۔ "مابہ الاشتراک کی تلاش" کا جو جذبہ قادیانیوں کو دائرہ اسلام کے اندر رکھنے پر ہمیں مجبور کرتا ہے وہ آخر بہائیوں اور اسی نوعیت کے دوسرے گروہوں کو امتِ مسلمہ کا حصہ قرار دینے میں آخر کیوں مانع ہے۔ اُن کے اور ہمارے درمیان بھی بہت سی چیزوں میں اشتراک ڈھونڈا جا سکتا ہے"

(ایضاً صفحہ ۲۰۳/۲۰۴)

حالانکہ صدیقی صاحب نے جو اعتراض جمایا ہے وہ مولانا عبدالماجد صاحب کے نوٹ سے پیدا نہیں ہوتا۔ مولانا نے تو صرف اسی قدر لکھا ہے کہ

یہ امت کے حق میں کہاں کی دوستی ہے کہ اس کو اتنا اچھالا جائے اور نمایاں کیا جاتا رہے

تاہم ہم صدیقی صاحب کے تبصرہ کا جائزہ لیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ آپ کیا غلطی کر رہے ہیں۔ بہائیوں کے ساتھ احمدیوں کو بریکٹ کرنا ہی سراسر غلط ہے۔ بہائیوں کا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ وہ "مسلمان" ہی نہیں چنانچہ پاکستان کے بہائیوں نے اس کا اعلان کھلم کھلا کر دیا ہوا ہے۔ جب ایک گروہ اپنے آپ کو خود ہی مسلمان نہیں مانتا تو باوجود بعض اشتراک عقائد کے ان کو آپ زبردستی کس طرح مسلمان سمجھ سکتے ہیں۔ خواہ ان کے عقائد اسلام سے کتنے ہی کیوں نہ ملتے ہوں۔ مسلمان کہلانے کے لئے ابتدائی چیز دعویٰ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے دنیا کا کوئی فرد بشر اس کو جھٹلا نہیں سکتا اور اس کو اس نام سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر اس سے بڑھ کر کوئی شخص صرف زبان سے ہی کلمہ طیبہ ادا کرتا ہے اور کہتا ہے۔

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

تو ایسے شخص کو بھی نامسلمان کہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی انسان دوسرے کا دل پھاڑ کر اصل حقیقت معلوم نہیں کر سکتا۔ آپ نے اس کے متعلق حدیث تو پڑھی ہی ہو گی۔ اس لئے صدیقی صاحب کا احمدیوں کو بہائیوں کی مثال دے کر یہ کہنا کہ بہائیوں کے عقائد میں بھی اسلام سے اشتراک ہے ان کو بھی اسلام میں شامل کیا جائے بے بنیاد بات ہے۔ مولانا عبدالماجد نے جو کچھ اشتراک عقائد کے متعلق لکھا ہے وہ اس لئے کہا ہے کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ان کے عقائد اور آپ جیسے مسلمانوں کے عقائد میں بڑا اشتراک ہے۔ بلکہ پورا پورا اشتراک ہے سوا اس کے کہ خاتم النبیین کی جو تعبیر آپ کرتے ہیں احمدی وہ تعبیر نہیں کرتے ــــ مولوی صدیقی صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ

"ان معاملات میں اشتراک کے باوجود بہائیوں کو مسلمان شمار نہیں کیا جاتا اور نہ ہی وہ خود اسلام کے دعویدار ہیں"۔

جب بہائی خود ہی داخل اسلام ہونے کے دعویدار نہیں تو ان کے مسلمان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلئے صدیقی صاحب کی بہائیوں سے احمدیوں کی مماثلت بالکل بے محل ہے اور اس سے کوئی نتیجہ احمدیوں کے خلاف نکالنا محض ہٹ دھرمی ہے۔

مولوی صدیقی صاحب فرماتے ہیں:-

"پھر مولانا کا یہ ارشاد کہ قادیانیوں کا اور مسلمانوں کا اختلاف صفاتِ رسالت میں صرف ایک صفت خاتمیت میں بھی نہیں بلکہ محض تعبیر خاتمیت میں ہے" محل نظر ہے مولانا سے زیادہ اس امر سے کون واقف ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے اندر اساس اور بنیاد کا درجہ رکھتا ہے۔ اور اس معاملے میں مسلمانوں کے ہاں کس قدر اتفاق و اتحاد پایا جاتا ہے اور اس میں کسی تعبیر کو کہاں تک گوارا کیا گیا ہے۔ میں مولانا محترم کی خدمت اقدس میں عرض کرتا ہوں کہ آپ براہ کرم یہ بتائیں کہ کیا صحابہ، تابعین اور تبع تابعین یا اس کے بعد بھی کسی قابل قدر ہستی نے خاتمیت کی یہ تعبیر کی ہے جو قادیانی کر رہے ہیں اور پھر ملت نے اس کے ساتھ اسی نرمی اور رواداری کا برتاؤ کیا ہے جس کی تلقین آپ فرما رہے ہیں منطق اور زبان و ادب پر آپ کو جو غیر معمولی عبور حاصل ہے اسے دیکھتے ہوئے ذہن باور نہیں کرتا کہ آپ تعبیر کے حدود و قیود سے پوری طرح آگاہ نہ ہوں گے۔ تعبیر اس حد تک گوارا ہوتی ہے جس حد تک کسی معاملہ کا اصل مقصد نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائے اور اس کے مضمرات سے تصادم نہ ہو۔ تعبیر ایک قسم کا استنباط ہے جس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک بنیادی عقیدہ جس چیز کا تقاضا کر رہا ہے اسے موڑ توڑ کر ایسے معانی پہنائے جائیں جن کی اُس میں سے گنجائش نہ نکلتی ہو اور وہ معانی اس عقیدہ کی بنیادوں کو ہی متزلزل کر کے رکھدیں"۔

(ایضاً صفحہ ۲۰۵)

یہ احمدی بھی مانتے ہیں کہ عقیدہ "ختم نبوت" اساسی حیثیت رکھتا ہے اور جو شخص سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ ذیل میں ہم احمدی

(باقی صک پر)

مودودی صاحب اور خاتم النبیین کے معنے

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ اسلام سنگاپور

میں ابھی سنگاپور میں ہی تھا کہ اخبارات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا کہ مودودی صاحب نے "ختم نبوت" کے متعلق ایک کتابچہ تصنیف کر کے شائع کرایا ہے۔ میں نے مودودی صاحب کی اور تصانیف بھی پڑھی ہوئی تھیں۔ اس لئے مجھے یہ شوق تھا کہ جماعت اسلامی کے "مفکر اسلام" کا یہ "کتابچہ" بھی دیکھ لوں۔ حسن اتفاق سے مجھے ایک دوست سے مل گیا اور میں نے اسے غور سے از ابتداء تا انتہاء مطالعہ کی۔

اس کتابچہ کے پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ جب کوئی "مفکر اسلام" بھی سچائی کو چھوڑ دیتا ہے تو بات بات پر اس کی پریشانیٔ دماغ کا ثبوت ملتا چلا جاتا ہے چونکہ اس کتابچہ کے متعلق ہماری طرف سے مولانا ابو العطاء صاحب اور رفاقتی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے سوال و جواب شائع کر دیئے ہیں اس لئے مجھے اس تمام کتابچہ کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ایک دو باتیں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں:۔

لفظ خاتم اور لغت

مودودی صاحب نے اپنے کتابچہ میں لفظ خاتم کے معنی واضح کرنے کے لئے لغت کے کچھ حوالے دیئے ہیں جن میں بعض حوالجات یہ ثابت کرتے ہیں کہ لفظ خاتم مُہر لگانے کے معنی میں آتا ہے اور بعض حوالجات یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ لفظ آخر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ خاتم کے دو معنے ہیں ایک مُہر اور دوسرا آخر۔ خاتم کے ان دو معنوں سے نہ ہی جماعت احمدیہ انکار کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی جماعت اسلامی اور نہ ہی کوئی مفسر اس کا انکار کر سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس مسلّمہ حقیقت کے مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"اسی بناء پر تمام اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق خاتم کے معنے آخر النبیین کے لئے ہیں۔"
(کتاب ختم نبوت صفحہ ۱۲)

مودودی صاحب کی اس تحریر کا بظاہر یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ کسی مفسر نے خاتم النبیین کے معنے "تمام نبیوں کی مُہر" کے نہیں لئے۔ کیا یہ خلاف واقعہ بات نہیں ہے؟ یقیناً خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب کے پیش کردہ حوالہ جات خود ثابت کرتے ہیں کہ ختم کے معنے "مُہر کرنے" کے بھی ہیں۔ اور اگر لفظ خاتم کو انہی لغت کی کتب میں سے دیکھا جائے تو یقیناً یقیناً آپ کو اس بات کا ثبوت ملے گا۔ کہ اس اولی اور متبادر الی الذہن معنے مُہر کے ہی ہیں اور ثانوی معنے آخر کے ہیں۔

لغوی اور عرفی معنے

ہمارا چیلنج ہے کہ عربی زبان میں اور اس کے محاورات میں جب بھی خاتم النبیین کے طریق پر کوئی مرکب اضافی کسی کی مدح میں استعمال ہوا ہے۔ جس کی عربی زبان میں بہت سی مثالیں موجود ہیں تو ایسے مرکب اضافی کے معنے ہمیشہ اس جماعت مضاف الیہ کا اعلیٰ کامل اور انتہائی افضل فرد ہونے کے ہوتے ہیں اور وہ فرد اپنے کمال میں بے مثال اور عدیم النظیر ہوتا ہے۔ اور یہ چیلنج صرف ہندو پاکستان میں ہی نہیں بلکہ عرب ممالک میں بھی دوہرایا جا چکا ہے۔ لیکن کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ وہ اس کے خلاف کوئی ایک مثال بھی پیش کر سکے۔ خود مودودی صاحب نے اس چیلنج کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے۔ البتہ انہوں نے اس کے متعلق ایک طریق اختیار کیا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ ان کا دماغ اس پریشانی میں مبتلا ہے۔ کہ لغوی معنے کے ہوتے ہوئے خاتم کو دوسرے معنوں میں کیونکر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"منکرین ختم نبوت خدا کے دین پر نقب لگانے کے لئے لغت کو چھوڑ کر اس بات کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی شخص کو خاتم الشعراء یا خاتم الفقہاء یا خاتم المفسرین کہنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جس شخص کو یہ لقب دیا گیا ہے اس کے بعد کوئی شاعر یا فقیہ یا مفسر پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ اس فن کے کمالات اس شخص پر ختم ہو گئے حالانکہ مبالغے کے طور پر اس طرح کے القاب کا استعمال یہ معنے ہرگز نہیں رکھتا کہ لغت کے اعتبار سے خاتم کے اصل معنے ہی کامل یا افضل کے ہو جائیں اور آخری کے معنے میں یہ لفظ استعمال کرنا سرے سے غلط قرار پائے۔"
(کتاب ختم نبوت صفحہ ۱۱ حاشیہ)

مدعا کہ مودودی صاحب عام لغوی معنے چھوڑتے کے لئے تیار نہیں۔ مودودی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خاتم الشعراء، خاتم الفقہاء، خاتم المفسرین جیسی ترکیب عرف عام میں افضل۔ اکمل اور بے نظیر کے معنی میں ہی استعمال ہوتی ہے۔ آخر کے معنے میں استعمال نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ استعمال کرنے والا اسے بطور مدح کے استعمال نہ کرے۔ اور اس ترکیب سے اس کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہو کہ جس کے حق میں وہ لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ اپنی قوم کا آخری فرد ہے۔ لیکن خاتم النبیین کے متعلق یہ مانی ہوئی بات ہے کہ وہ بطور مدح استعمال ہوا ہے۔ پس عرف عام کے مطابق اس کے حقیقی معنے افضل، اور اکمل اور بے نظیر کے ہی ہیں۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خاتم کے دو معنے ہیں ایک لغوی اور دوسرا عرفی تو ان میں سے کونسے معنے مقدم کئے جائیں گے۔ اگر مودودی صاحب اصول فقہ کی کسی مفصل کتاب کا مطالعہ فرمائیں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ اس صورت میں عرفی معنے مقدم ہوں گے۔

فیقدم العرفی علی اللغوی (ارشاد الفحول)

پس خاتم النبیین کے معنی "افضل اور اکمل نبی" عرف کے رو سے حقیقی معنے ہیں اور پھر لغوی معنے سے مقدم ہیں۔

مجازی معنے کے متعلق

ممکن ہے مودودی صاحب یہ کہیں کہ خاتم النبیین کے یہ معنے مجازی ہیں اور "آخری نبی" اس کے معنے حقیقی ہیں۔ سو اول تو علم اصول کے مطابق خود حقیقت کی چار قسمیں ہیں۔ لغوی، شرعی، اصطلاحی اور عرفی بہت ممکن ہے کہ ایک لفظ کا ایک معنے لغوی لحاظ سے حقیقۃً ہو لیکن شرعی لحاظ سے مجاز۔ یا شرعی لحاظ سے حقیقۃً ہو لیکن لغوی لحاظ سے مجاز۔ مثلاً صلوٰۃ کا لفظ ہے۔ لغت میں اس کے معنے دعا کے ہیں لیکن شریعت کے لحاظ سے نماز۔ پس اگر ہم صلوٰۃ کو دعا کے معنی میں استعمال کریں تو لغوی لحاظ سے یہ حقیقی ہوگا لیکن شرعی لحاظ سے مجازی۔ اگر اسے نماز کے معنے میں استعمال کریں تو شرعی لحاظ سے یہ معنے حقیقی اور لغت کے لحاظ سے مجازی پس اگر خاتم النبیین کے معنے افضل بے نظیر ہو تو لغت کے لحاظ سے یہ معنے بیشک مجازی ہوں گا۔ لیکن عرفی لحاظ سے حقیقی ہوگا۔

اس کے علاوہ میں مودودی صاحب کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اگرچہ خاتم کے معنی لغت میں آخر بھی درج ہیں لیکن جب لفظ خاتم کو کسی قوم کی طرف مضاف کر کے بطور مدح کے استعمال کیا جائے تو اس کے معنے سوائے "افضل و اکمل" کے اور کچھ نہیں ہوتے مگر مودودی صاحب اسے مجاز قرار دیتے ہیں لیکن وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ یہ ترکیب انہی معنوں میں بکثرت شائع ہے۔ اور اس سے "آخر" مراد لینے کی مثال ایک بھی نہیں ملتی اور اصولیوں نے یہ تسلیم کیا ہے۔

ان الحقیقة اذا قل
استعمالها صارت مجازاً
والمجاز اذا کثر استعماله
صار حقیقة"
(شرح التوضیح)

یعنی جب حقیقت کم استعمال ہو تو وہ مجاز بن جاتی ہے۔ اور جب مجاز بکثرت استعمال ہو تو وہ حقیقت بن جاتی ہے۔

پس اس قاعدہ کے مطابق خاتم النبیین کے حقیقی معنے افضل اور اکمل کے ہی ہیں

خاتم بمعنے آخر

باوجود اس کے کہ عرفی لحاظ سے خاتم النبیین کے حقیقی معنے "تمام انبیاء سے افضل و اکمل" کے ہیں۔ ہم خاتم النبیین کے معنے "آخری نبی" بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن آخری نبی کا مطلب ہمارے نزدیک وہی صحیح ہے۔ جو ائمہ اہل السنة والجماعت نے بیان کیا ہے۔ لیکن مودودی صاحب اور بعض دیگر علماء اس کا مطلب وہ بیان کرتے ہیں جو بعض معتزلہ اور جہمیہ نے تسلیم کیا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا خواہ نیا ہو خواہ پرانا حتیٰ کہ وہ لوگ مسیح علیہ السلام کی آمد کے بھی منکر ہیں اور ان کا خیال ہے کہ نزول المسیح کے متعلقہ احادیث مردود ہیں چنانچہ لکھا ہے۔

وانکر ذالک بعض المعتزلة والجهمية ومن رافقهم وزعموا ان هذه الاحادیث مردودة بقوله تعالیٰ وخاتم النبیین وبقوله صلی الله علیه وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا

صلی اللہ علیہ وسلم وان شریعتہ مؤبدۃ الی یوم القیامۃ لا تنسخ وھذا استدلال فاسد لانہ لیس المراد بنزول عیسیٰ علیہ السلام انہ ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی ھذہ الاحادیث ولا فی غیرھا شیءٌ من ھذا۔"

(حاشیہ ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص ۳۰۹)

یعنی قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ عیسےٰؑ کا نزول اور دجال کو قتل کرنا صحیح اور حق ہے۔ کیونکہ یہ دونو باتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں اور کوئی عقلی یا شرعی دلیل نہیں جو اسے باطل قرار دے ہاں "بعض معتزلہ اور جہمیہ نے اور ان لوگوں نے جو ان کے اس خیال سے اتفاق رکھتے ہیں۔ نزول مسیح وغیرہ کا انکار کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ احادیث مردود ہیں۔ کیونکہ (۱) خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور (۳) تمام مسلمانوں کا اجماع بھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور کہ آپ کی شریعت قیامت تک جاری رہے گی۔ منسوخ نہ ہوگی۔ لیکن ان کا یہ استدلال باطل ہے۔ کیونکہ عیسےٰ ؑ کے نزول سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ایسی شریعت لائیں گے۔ جو ہماری شریعت (اسلام) کو منسوخ کر دے نہ یہ بات اِن احادیث سے ثابت ہوتی ہے۔ اور نہ ہی کسی دوسری حدیث سے۔"

اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ

یہ حوالہ واضح ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اہل السنۃ والجماعت کے نزدیک خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنے یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آئے گا بالفاظ دیگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام شرعی انبیاء میں سے آخری نبی ہیں۔ نہ کہ تمام قسم کے انبیاء کے۔ اگر تمام قسم کے انبیاء کے آخری ہوتے۔ تو معتزلہ اور جہمیہ کا خیال صحیح ٹھہرتا۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی نے خاتم النبیین کے معنے یوں تحریر فرمائے ہیں:۔

"قد ختم اللّٰہ تعالےٰ بشرع محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم جمیع الشرائع فلا رسول بعدہ یشرّع ولا نبی بعدہ یرسل الیہ بشرع یتعبد بہ فی نفسہ انما یتعبد الناس بشریعتہ الی یوم القیامۃ (الیواقیت والجواھر جزء ۲ ص ۲۲)

کہ اللہ تعالےٰ نے شریعت محمدیہ کے ذریعہ تمام پہلی شریعتوں کو ختم کر دیا ہے۔ پس نہ آپ کے کوئی ایسا رسول آئے گا جو نئی شریعت لائے۔ اور نہ ہی کوئی ایسا نبی ہوگا۔ جسے کوئی ایسی شریعت دی جائے جس کی وہ پیروی کرے۔ تمام لوگ قیامت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی کی پیروی کے مکلف ہیں۔" یہی معنے حضرت ابن عربیؒ نے اپنی الفتوحات میں درج فرمائے نیز ملا علی قاری خاتم النبیین کے معنے یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ۔

(موضوعات للملا علی قاری)

یعنی اب کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔"

دیکھئے۔ ان دونو تفسیروں میں ختم کے معنی "بند کرنے" یا "آخر" کئے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس کا مطلب نہیں جو مودودی صاحب پیش کر رہے ہیں۔ کیا یہ ائمہ کرام خدا کے دین کے نقب زن تھے۔؟؟؟

ایک اور مطلب

میں بتا چکا ہوں کہ اگر مودودی صاحب کے بیان کردہ لغوی معنوں کو بھی لے لیا جائے۔ تب بھی خاتم النبیین کی وہ تفسیر جو انہوں نے بیان کی ہے صحیح نہیں ٹھہرتی۔ اب آئیے خاتم بمعنی آخر کے مطابق خاتم النبیین کی ایک اور تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اپنی کتاب حجۃ الاسلام میں فرماتے ہیں:۔

"کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مراتب کمال ایسی طرح ختم ہو گئے۔ جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں"

دیکھئے خاتم النبیین کی اسی تفسیر میں خاتم کے معنے "ختم کرنے والے" کئے ہی گئے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب مودودی صاحب کے بیان کردہ مطلب سے بالکل مختلف ہے یعنی مراتب کمال جو کسی انسان کے لئے حاصل کرنا ممکن تھے۔ آپ کی ذات میں پائے جاتے ہیں۔

(باقی)

تبصرہ

مخزن معارف

(قرآن مجید کے پہلے پانچ پاروں کی تفسیر)

مخزن معارف۔ پونے تین سو صفحہ۔ سائز ۲۶×۲۰/۸ پر (بلاک) قرآن کریم کے پہلے پانچ سپاروں کی تفسیر ہے جو جناب پیر معین الدین صاحب ایم۔ ایس سی لیکچرار جامعہ احمدیہ ربوہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان تفسیری نوٹوں سے مرتب کی ہے جو احمدیہ لٹریچر میں جا بجا بکھرے ہوئے ہیں۔ مرتب کے الفاظ میں:۔

"خاکسار نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ مطبوعہ تفسیر کبیر کا خلاصہ تو میں شائع کر چکا ہوں آگے تفسیر کبیر تو نہیں ہے مگر ہمارے لٹریچر میں تفسیر کا کافی مواد موجود ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و ملفوظات، حضرت خلیفہ اولؓ کے درس القرآن کے نوٹ اور خود حضور کے مطبوعہ ارشادات اور غیر مطبوعہ قلمی نوٹ موجود ہیں ان سے تفسیر مرتب کی جا سکتی ہے حضور نے مجھے اس کام کی اجازت دی اور ازراہ شفقت اور ذرہ نوازی اپنے بیش قیمت "غیر مطبوعہ قلمی نوٹ" بھی مرحمت فرمائے۔

انگریزی کی جو تفسیر جماعت کی طرف سے شائع ہوئی ہے وہ زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے غیر مطبوعہ نوٹوں ہی سے لی گئی ہے۔ بے شک وہ من وعن حضور کے ان نوٹوں کا ترجمہ نہیں ہے مگر اس کے مرتب کرنے میں چونکہ کئی بزرگان سلسلہ کا ہاتھ رہا ہے خاکسار نے حضرت صاحب کے قلمی نوٹوں کے ساتھ ساتھ اس کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے تا ان نوٹوں سے استفادہ کرنے میں غلطی کا امکان نہ رہے۔

مذکورہ بالا ماخذوں کے علاوہ جماعت کے مشہور بزرگ اور جید عالم حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تفسیر سروری سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور پہلے بزرگوں کی تفاسیر سے بھی عمدہ عمدہ نکات شامل کتاب کئے گئے ہیں پہلے پارے کی ایک تفسیر جماعت کی طرف سے شائع شدہ موجود ہے اسے بھی مدِنظر رکھا گیا ہے۔

اس سے پہلے کسی زبان کی کسی کتاب میں یہ سارا مواد یکجائی طور پر موجود نہیں ہے"۔

(دیباچہ مخزن معارف)

مرتب کی سعی واقعی قابلِ داد ہے ظاہر ہے کہ آپ کو کافی محنت کرنی پڑی ہے۔ اور ہمیں آپ کا ممنون ہونا چاہیئے کہ آپ نے ان متفرق جواہرات کو ایک مالا میں پرو کر مشتاقوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ متن کے مقابلہ میں ترجمہ اور حاشیہ میں نوٹ درج کئے گئے ہیں جس سے نہایت آسانی سے طالب علم مختصر تفسیر پر حاوی ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ مرتب نے بتایا ہے مزید پانچ سپاروں کے نوٹ جمع کر کے لکھے جا چکے ہیں۔ چاہیئے کہ احباب اس بے بہا خزانے کو جلد از جلد اپنی ملکیت بنا لیں تاکہ تمام قرآن کریم کی مختصر مگر جید تفسیر ہمارے ہاتھ میں آ جائے۔ شروع میں دیباچہ کے علاوہ ایک انڈکس بھی دیا گیا ہے جس سے مضامین تلاش کرنے میں بڑی سہولت ہوگی۔ ایک فہرست حل اللغات کی بھی شروع میں شامل کی گئی ہے جس سے لغت کی تلاش میں امداد مل سکتی ہے۔ عمدہ کاغذ پر نہایت دیدہ زیب لکھائی چھپائی (بلاک) لاہور آرٹ پریس لاہور سے چھپوا کر مؤلف نے ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کی ہے دس روپے میں مؤلف سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

بیگم صاحبہ چودھری محمد ضیاء اللہ صاحب آف لاہور کی وفات

نہایت ہی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد ضیاء اللہ صاحب آف لاہور مورخہ ۱۵/۱۶ کی درمیانی شب ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنی یادگار ۲ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرما دیں۔

(ملک سعادت احمد ۹۷۔ انار کلی لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

شیخ محمد احمد مرحوم

(از مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

میرے عزیز فرزند محمد احمد کے انتقال کو پورا ایک سال ہو گیا مگر اس کی موت کی شدید اور تلخ یاد اتنی سخت ہے کہ اب تک ایک لمحے کے لئے بھی میرے دل سے دور نہیں ہوئی میرے ہی لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی جن کو اس سے ذرا سا بھی لگاؤ اور تعلق تھا اس کی موت بہت ہی جانکاہ اور الم انگیز ثابت ہوئی اس کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ اس کا انتقال ۹ر جنوری ۱۹۶۲ء کو ہوا تھا مگر ابھی تک لوگ اس کی تعزیت اور اظہار افسوس کے لئے آرہے ہیں اور اس کی موت پر اپنے دلی رنج کا اظہار کر رہے ہیں ڈھائی سو کے قریب تار اور خطوط اس کی وفات پر پاکستان و ہندوستان، انڈونیشیا، افریقہ، امریکہ اور انگلستان سے آئے اور پاکستان و ہندوستان کے متعدد احمدی اور غیر احمدی جرائد و رسائل نے اس کے علمی کارناموں اس کے اعلیٰ اخلاق اور اس کی بہترین قابلیت پر مضامین اور اداریئے لکھے اور اس کی موت کو ایک قومی نقصان بتایا پاکستان بلکہ ہندوستان کے بعض نامور ادیبوں نے بھی اس کی موت پر اپنے گہرے رنج اور تاسف کا اظہار کیا اور اس کے متعلق نہایت پر اثر مضامین لکھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جب پچھلے دنوں انگلستان سے پاکستان آئے تو سب سے پہلے میرے پاس تعزیت کے لئے تشریف لائے اور بے حد رنج اور تاسف کا اظہار فرمایا اور کہنے لگے کہ محمد احمد کی موت سے آپ ہی کا نقصان نہیں ہوا بلکہ ساری قوم کا ایسا نقصان ہوا ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش نے اس کا ذکر کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ "محمد احمد پہلا شخص تھا جس نے پاکستان میں نہایت اعلیٰ پایہ کی اسلامی اور تاریخی کتابوں کے تراجم کی بنیاد ڈالی اور جو بے نظیر کام اس نے صرف ۳۴ برس کی عمر میں کر دکھایا دوسرے لوگ ایک سو برس کی عمر میں بھی اتنا کام نہ کر سکتے" ملک کے مشہور و معروف ادیب سید رئیس احمد جعفری نے لکھا کہ "محمد احمد کے بعض ترجموں پر تو رشک کرنے کو دل چاہتا ہے"۔ مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر "لاہور" نے اپنے اخبار کے ایک اداریئے میں تحریر فرمایا کہ "پچھلے دنوں محمد احمد پانی پتی نامی ملت کے ایک ایسے ذہین و فطین نوجوان نے اس دار فانی سے انتقال و ہجرت کی جس کا وجود علمی دنیا کے لئے اثاثہ کی حیثیت رکھتا تھا ایک نیک خاموش۔ لائق۔ ذہین اور پابند صوم و صلوٰۃ بے ضرر انسان جسے دینداری اور علم دوستی کے سوا کوئی ذوق اور شغف نہ تھا جس نے نہایت ہی قلیل مدت میں بیس سے زیادہ اعلیٰ مذہبی ادبی، سوانحی اور تاریخی و اسلامی عربی کتب کا نہایت ہی سلیس اور فصیح و بلیغ اردو میں ترجمہ کر کے اہل علم کی علمی لائبریریوں کو چار چاند لگا دیئے ذرا ایک نظر دوڑا کر دیکھئے تو دینداری اور مذہب سے بیگانگی کے اس گھٹاؤنے دور میں اس نحیف الجثہ اور غریب الطبع باہمت نوجوان نے اہل ملک کے سامنے کیسے انمول ذخیروں کا ترجمہ پیش کیا:-

نبی امی۔ خلفائے محمدؐ۔ ابوبکر صدیق اکبرؓ
خدیجہؓ۔ عائشہؓ۔ الزہراؓ۔ الحسینؓ
خالد سیف اللہؓ۔ خالدؓ اور انکی شخصیت
عمرو بن العاصؓ۔ معاویہؓ۔ عہد نبوی کی اسلامی
سیاست۔ اسلام کا نظام عدل۔ آل محمد کربلا میں
علیؓ اور عائشہؓ۔ الشیخانؓ۔ جغرافیہ
تاریخ اسلام۔ اشک پیہم۔ فاتح اعظم وغیرہ"

پاکستان کی مشہور اور معروف انجمن حمایت اسلام کے ہفتہ وار آرگن حمایت اسلام میں "ایک فاضل مترجم اور لائق ادیب کا المناک انتقال" کے عنوان سے جو ایڈیٹوریل پورے ایک صفحہ پر شائع ہوا وہ اس طرح شروع ہوتا ہے "۹ر جنوری ۱۹۶۲ء کو لاہور میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہو گیا جس نے تراجم کے ذریعے اسلام اور قوم کی اتنی زبردست خدمت کی جس کے نقوش مدت تک نمایاں رہیں گے اور اردو ادب کی تاریخ میں اس کا نام کبھی فراموش نہیں ہوگا ادب اور علم کے اس شیدائی کا نام شیخ محمد احمد پانی پتی تھا..."

مکرمی پیام صاحب شاہجہانپوری مدیر اعزازی ماہنامہ "گل خنداں" لاہور نے اس کی وفات پر جو ایڈیٹوریل لکھا اس میں تحریر فرمایا کہ گذشتہ مہینے میں ایک بڑا حادثہ رونما ہوا اور اس حادثے کا اثر ہر اس شخص نے محسوس کیا جسے علم و ادب سے معمولی سا بھی لگاؤ تھا یہ حادثہ ایک ایسے شخص کے غیر متوقع انتقال کی صورت میں ظاہر ہوا جو اپنی گوناگوں صفات کی وجہ سے منفرد شخصیت کا حامل تھا ہماری مراد شیخ محمد احمد پانی پتی کی وفات سے ہے جنہیں مرحوم لکھتے ہوئے قلم کا سینہ شق ہوتا ہے اور جو علم و ادب کی نہایت ٹھوس اور بڑی خاموشی سے خدمت کرتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے موت سب کے لئے مقدر ہے لیکن بعض اموات ایسی ہوتی ہیں جن کا حلقۂ اثر ایک یا چند خاندانوں سے نکل کر سارے معاشرے کو اپنے دائرے میں لے لیتا ہے محمد احمد کی موت بھی ایسی ہی اموات میں سے ہے۔ وہ عربی فارسی۔ انگریزی اور اردو چاروں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے تھے اور تاریخ اسلام پر ان کی نظر بڑی وسیع تھی انکے قلم میں بڑی شگفتگی تھی اور انکی تحریروں میں بڑا اعتدال اور توازن ہوتا تھا وہ نہایت شکر المزاج اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے انکی ذات سے کبھی کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا، غوروان کے قریب سے بھی ہو کر نہیں گذرا تھا ادیب قیامت تک ہوتے رہیں گے مگر اس پائے کا ادیب اور تاریخ نگار مشکل ہی سے پیدا ہوگا جسے محمد احمد پانی پتی کا ہم پلہ کہا جا سکے"۔

محمد احمد مرحوم کی ادبی شان ملک کے اہل علم طبقہ میں صرف اس ایک بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ پاکستان کے نیم سرکاری سہ ماہی ادبی مجلہ "صحیفہ" کے فاضل مدیر سید عابد علی صاحب عابد نے اس کی موت پر نہ صرف محمد احمد ہی کے لئے خاص طور پر اپنا ایڈیٹوریل لکھا جس میں اس کے علمی کارناموں کے متعلق لکھا کہ "وہ یادگار کہلائے جانے کے مستحق ہیں"۔ نیز لکھا کہ "مرحوم نے عربی اعلیٰ درجہ کی کتابوں کا اردو میں اس سلاست اور روانی کے ساتھ ترجمہ کیا کہ ترجمہ پر اصل کا گمان ہوتا تھا"۔

مخدومی جناب مولانا غلام رسول صاحب مہر سابق مدیر روزنامہ انقلاب نے اس موقعہ پر نہایت ہی پر درد الفاظ میں دو گرامی نامے لکھے جن میں اپنے انتہائی غم و رنج کا اظہار کیا آنریبل خواجہ غلام الثقلین کے لائق فرزند خواجہ غلام السیدین ایجوکیشن سکریٹری حکومت ہند نے بھی اپنے والا نامہ میں بڑے دکھ کے ساتھ اس عظیم صدمہ میں میرے ساتھ ہمدردی کی،

اس الم انگیز موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے جس محبت۔ عنایت اور مہربانی اور ایثار و قربانی کا مظاہرہ میرے ساتھ کیا اس کا میرے دل پر نہایت گہرا نقش ہے خدام الاحمدیہ کے ممبران نے مکرمی جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کی زیر نگرانی مرحوم کی تجہیز و تکفین کا سارا انتظام ایسی خوبی اور خلوص کے ساتھ کیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں خود ہی ٹرک کا بندوبست کیا اور خود ہی جنازہ کو اس میں رکھ کر ربوہ لے گئے اور سارا خرچ جو ڈھائی سو روپے کے قریب ہوا خدام الاحمدیہ لاہور نے خود ہی برداشت کیا سخت سردی کی رات میں جتنی سخت تکلیف نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے مخلص ممبران نے اپنے ایک مرحوم بھائی کی خاطر اٹھائی اس کی نظیر صرف احمدیوں ہی میں مل سکتی ہے دوسرے لوگوں میں نہیں۔

جس وقت محمد احمد کا انتقال ہوا اس کی بیوی نظیر صادقہ امید سے تھی مرحوم کی وفات کے پانچ ماہ بعد جب ۱۸ر جون ۱۹۶۲ء کو اسے اللہ تعالےٰ نے ایک چاند سا بیٹا مرحمت فرمایا تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مجھے ازراہ شفقت تحریر فرمایا کہ "میں بیان نہیں کر سکتا کہ کس قدر خوشی مجھے اس خبر کے سننے سے ہوئی"۔

محترمی جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت لاہور نے اس خوشی میں نومولود کی والدہ کو ایک سو روپے بھجوائے اور مکرمی جناب سید حضرت اللہ پاشا معتمد خدام الاحمدیہ لاہور نے اکیاون روپے

محمد احمد جب پیدا ہوا تو اس کے دو برس بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پلنگ پر ایک شیر خوار بچہ لیٹا ہوا نہایت زور شور کے ساتھ ہاتھ پاؤں مار رہا ہے استاذی المحترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (رضی اللہ عنہ) پلنگ کے سرہانے کھڑے ہیں اور میں ان کے بالمقابل پلنگ کے دوسری طرف کھڑا ہوں حضرت میر صاحب نے اشارہ سے مجھ سے پوچھا کہ یہ بچہ کون ہے! میں نے کہا "محمد احمد کو تو اللہ نے اٹھا لیا اور اس کی بجائے یہ اور دیا ہے" اس وقت تو اس خواب کی تعبیر کسی کی بھی سمجھ میں نہ آئی مگر ۳۴ سال کے بعد باپ کے مرنے اور اس بچے کے پیدا ہونے کے وقت اس خواب کی تعبیر معلوم ہوئی۔ خدا کے کام عجیب ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے اب جب کبھی میں ننھے "احمد طاہر" کو پلنگ پر لیٹا ہوا ہاتھ پاؤں مارتا دیکھتا ہوں تو مجھے اپنا وہی ۳۴ برس پہلے کا خواب یاد آجاتا ہے میں نے خواب میں بالکل ایسا ہی بچہ دیکھا جو آج ہمارے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اللہ تعالےٰ سے نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ دعا ہے کہ وہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے نومولود کو پروان چڑھائے اور وہ علم فضل اور زہد و تقویٰ میں اپنے مرحوم باپ کا مثیل بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہو وہ دین اور دنیا دونوں کا مالک ہو وہ دین کا خادم اور احمدیت کا دلدادہ ہو وہ نیک اور با اخلاق ہو وہ احمدیت کا خادم اور اسلام کا شیدائی ہو۔ وہ دنیا میں بھی نامور ہو اور عقبیٰ میں بھی۔ وہ اسلام کا سچا جاں نثار ہو۔ اور اسے محبت میں اپنے آقا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوتیوں میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہو۔ وہ لمبی عمر پائے اور اس کی نیک نسل دنیا میں قائم رہے آمین

خاکسار

محمد اسمٰعیل پانی پتی۔ رام گلی نمبر ۳ لاہور

درخواست دعا

میری دادی اماں کو سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے سینہ میں سخت چوٹ آئی ہے جس وجہ سے وہ بہت تکلیف میں ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (طارق احمد ابن خالد ہدایت بھٹی ربوہ)

ایک قابل تقلید مثال

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں ایک سو خطبہ نمبر کے خریدار دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور سر دست اکیس (۲۱) خریداروں کی قیمت بھجوا دی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

اگر دوسری جماعتوں کے امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان اس قابل تقلید مثال کو مدنظر رکھیں اور اپنے اپنے حلقوں میں الفضل کی توسیع اشاعت میں امداد فرما دیں تو اخبار کی اشاعت میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔

(مینیجر الفضل)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(السلام سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۷۰۲: میں محمود احمد ڈرائیور ولد عبد الحمید صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت احمدی پیدائشی ساکن محمد آباد سٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۶۲ حسب ذیل کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت معہ الاؤنس مبلغ -/۷۷ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

حفظ المرقوم صوفی نذیر احمد وصیت نمبر ۱۰۰۹۱ - العبد محمود احمد موصی

گواہ شد محمد رفیع محمد آباد ضلع تھرپارکر - گواہ شد - ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۱۸/۵/۶۲

مسل نمبر ۱۶۷۸۳: میں نور فاطمہ بیوہ میاں احمد دین قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱- کانٹے طلائی وزنی ۱ تولہ موجودہ قیمت -/۱۳۰ روپے اس کے علاوہ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کر دوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد جائیداد پیدا کر لوں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ - نشان انگوٹھا - نور فاطمہ اہلیہ احمد الدین مرحوم گواہ شد محمد عبد القیوم موصی ۱۲۱۱۳ مکان نمبر ۵۴۶ گلی نمبر ۲ ڈھوک رتہ راولپنڈی - گواہ شد غلام احمد بٹ عفی عنہ صدر حلقہ میٹرے لائن مکان ۸۲۷ / ۶ ڈھوک رتہ راولپنڈی

مسل نمبر ۱۶۷۹۱: میں میاں عنایت اللہ نعیم ولد میاں احمد بخش صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ادرحماں ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عنایت اللہ نعیم دفتر امور عامہ ربوہ۔ گواہ شد ضیاء الدین ارشد دارالبرکات ربوہ - گواہ شد اللہ بخش آف ادرحماں ضلع سرگودھا حال ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ -

مسل نمبر ۱۶۸۰۱: میں شیخ ظفر حسن ولد مولوی قمر بخش مرحوم قوم احمدی پیشہ پنشنر عمر ۸۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن لیہ ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ سرکاری پنشن پر ہے جو اس وقت مبلغ ۳۲/۸ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: ظفر حسن پنشنر مکان نمبر ۵۲ وارڈ نمبر ۲ لیہ ڈاکخانہ خاص تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ۔

گواہ شد: مرزا شکر علی مکان ۳۳ گلی نمبر ۲۲ حلقہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور۔

گواہ شد: قمر الدین مولوی فاضل کارکن نظارت اصلاح و ارشاد - ربوہ

مسل نمبر ۱۶۸۰۳: میں حاجی صالح محمد عرف حاجی صالحوں ولد میاں محمد صاحب مرحوم قوم بنگلال پیشہ زراعت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ۱۶۸/۱۶۱ میک منگلا ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گذارہ صرف جائیداد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - چودہ کیلہ زرعی زمین واقعہ چک ۱۶۱/۱۶۸ چک منگلا تحصیل و ضلع سرگودھا قیمتی اندازاً بائیس ہزار چار سو روپیہ اور ایک احاطہ سکنی زمین رقبہ دس مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ مالیتی ۵۰۰ سو روپیہ ایک عدد احاطہ رقبہ ایک کنال متصل مسجد احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ایک عدد احاطہ رقبہ اندازاً تیرہ مرلہ مکانات معہ مکانات خام واقعہ چک منگلا تحصیل و ضلع سرگودھا مالیتی اندازاً ایک ہزار روپیہ کل مجموعی قیمت پچیس ہزار پانچ سو روپیہ صرف جو میری ملکیت ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کر دوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا - حاجی صالحوں موصی مذکور - گواہ شد - محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۰ سینئر انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا - گواہ شد محمد عبد اللہ ولد حاجی صالحوں محمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چک منگلا۔

مسل نمبر ۱۶۸۱۳: میں سلامت بی بی زوجہ عبد الستار قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری عمر تقریباً بتیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے نہ ہی کوئی ماہوار مستقل آمد ہے میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں اور اس کی رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔

تفصیل زیورات:

	تولہ	ماشے	
کڑے	۵		تولہ
کلپ	۰	۸	″
انام	۱	۰	″
سوئیاں	۱	۰	″
بالیاں	۱	۰	″
کانٹے	۱	۰	″
گلوبند	۶	۲	″
کل وزن	۱۳	۲	

کل قیمت = ۱۶۴۶/۰۰ روپے

الامۃ سلامت بی بی اہلیہ عبد الستار قوم شیخ انصاری یارا رکھیانوالہ جھنگ صدر - گواہ شد ماسٹر علی محمد سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جھنگ صدر - گواہ شد - شریف احمد بقلم خود امین جماعت احمدیہ جھنگ صدر -

مسل نمبر ۱۶۸۸۱: میں حافظ عبد المالک ولد سیٹھ اللہ جوایا صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال ملتان محلہ حسین آگاہی مسجد احمدیہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں بفضل خدا میرے والد صاحب مکرم زندہ ہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا - حافظ عبد المالک ولد سیٹھ اللہ جوایا صاحب محلہ حسین آگاہی ملتان -

گواہ شد - سیٹھ اللہ جوایا حسین آگاہی مکان نمبر ۷۵۵ ملتان شہر

گواہ شد - محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال ملتان ۲۵/۹/۶۲

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۷ جنوری۔ صدر کے خاص مشیر جناب واجد علی برکی نے کل ایک بیان میں بتایا کہ پاکستان میڈیکل سروس کو کسی بھی قیمت پر ختم نہیں کیا جائے گا کیونکہ ملک میں گزشتہ چند سالوں میں جو تعمیری اور مفید کام ہوئے ہیں میڈیکل سروس کا قیام ان میں سے ایک ہے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل برکی نے کہا کہ انہوں نے ابھی تک صوبائی اسمبلی کی قرارداد کا مطالعہ نہیں کیا جس میں میڈیکل سروس کو صوبائی حکومت کی تحویل میں دینے کی سفارش کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ اس سروس کی مخالفت صرف چند افراد کر رہے ہیں اس کے علاوہ پاکستان میڈیکل سروس آئین کے تحت قائم کی گئی ہے اور آئین میں تبدیلی کے بغیر اس سروس کو کسی بھی صورت میں ختم نہیں کیا جا سکتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں جنرل برکی نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں صورت حال بالکل قابو میں ہے۔ صرف چند طلبہ ہیں جو سیاستدانوں کے آلہ کار بن گئے ہیں۔ اس سلسلہ کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں ہمیشہ سیاستدانوں نے طلبہ کو اپنا آلہ کار بنایا اور یہ وہ طلبا ہیں جو بارہ بارہ برس سے بورڈنگ ہاؤسوں میں پڑے ہیں انہیں تعلیم سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اب مشرقی پاکستان کے طلباء کی اکثریت کو بھی صورت حال کا احساس ہو گیا ہے اور وہ اپنی تعلیم پر پوری توجہ دینا چاہتے ہیں۔

• نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ بھارتی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے نے چین بھارتی تنازعہ پر اپنی تجاویز بھارتی حکام کے سامنے پیش کرنے کے بعد چین کی حکومت سے رابطہ پیدا کر لیا ہے۔ گھانا کے وزیر انصاف مسٹر کوفی جوان مذاکرات میں مسز بندرا نائیکے کی مدد کر رہے تھے پنڈت نہرو سے تعدد گھنٹے ملاقات کے بعد کل پیکنگ روانہ ہو گئے یاد رہے کہ مسز بندرا نائیکے چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور دوسرے چینی رہنماؤں سے کولمبو کانفرنس کے فیصلوں پر بات چیت کر چکی ہیں۔

• لندن ۱۷ جنوری۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر محمد شعیب نے گزشتہ روز یہ بتایا کہ پاکستان یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کے متعلق مذاکرات کے نتائج کا انتظار کر رہا ہے۔ مسٹر شعیب سے مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کے مسئلہ پر صدر ڈیگال کی سرد مہری پر اظہار خیال کیلئے کہا گیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ ہم اپنے آئندہ اقدام کا فیصلہ برطانوی فیصلہ کے بعد کریں گے اس وقت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

• کراچی ۱۷ جنوری۔ سابق وزیر اعظم اور قومی جمہوری محاذ کے رہنما مسٹر حسین شہید سہروردی کے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ مسٹر سہروردی کی حالت کافی بہتر ہے۔ مسٹر سہروردی کو عارضہ قلب کے باعث اس ماہ کے آغاز میں جناح ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ ان کی حالت گزشتہ جمعہ کو نازک ہو گئی تھی۔

• لاہور ۱۷ جنوری۔ قومی اسمبلی کی رکن بیگم جی اے خان نے کل تیسرے پہر یہاں مرکز تعمیر نو میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کا مسئلہ نمبر ایک اتحاد ہے اگر ہماری صفوں میں یکجہتی پیدا ہو جائے تو سارے ملکی مسائل حل ہو سکتے ہیں بیگم گیتی آرا بشیر احمد نے کہا جذبہ حب وطن اور جمہوریت کا احساس پاکستانی قوم کے مسائل میں سب سے زیادہ اہم ہے۔

• منٹگمری ۱۷ جنوری۔ مرکزی وزیر صحت رانا عبد الحمید خاں نے کہا ہے وکلاء قومی تعمیر کے کام میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور اس لحاظ سے ان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ کل یہاں بار ایسوسی ایشن منٹگمری کی طرف سے دئے گئے عصرانہ میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا وکلا کو اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ ملکی معاملات میں گہری دلچسپی لینی چاہیئے اور حکومت کی سرگرمیوں پر تعمیری نقطہ نظر سے تنقید کرنی چاہیئے۔ رانا عبد الحمید خان نے کہا اخبارات میں حکومت پر جو نکتہ چینی کی جاتی ہے وزراء اور صدر اس کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں اور اس کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔

• کلکتہ ۱۷ جنوری۔ گزشتہ رات صوبہ اڑیسہ کے دارالحکومت کٹک سے قریباً نو میل دور واقع بندرگاہ پاراد ج میں بھاپ سے چلنے والی ایک مشین پھٹ جانے سے ۱۷ افراد ہلاک اور ۲۳ شدید مجروح ہوئے حادثہ کے وقت مزدور سطح زمین سے ۶۰ فٹ نیچے زمین کھود رہے تھے۔

• لاہور ۱۷ جنوری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنر مغربی پاکستان عنقریب کوآپریٹو بینکوں کی طرف سے جاری کردہ قرضوں کی وصولی کے لئے ایک آرڈیننس جاری کریں گے۔ محکمہ امداد باہمی نے گورنر مغربی پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ کروڑوں روپے کے قرضے وصول کرنے کے لئے ایک آرڈیننس جاری کریں تاکہ یہ رقم مالیہ کے طور پر وصول کی جا سکے۔ کوآپریٹو بورڈ کی حالیہ کانفرنس میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ صوبہ کے متعدد کوآپریٹو بینکوں نے قواعد کی خلاف ورزی کر کے کروڑوں روپے کے قرضے جاری کئے ہیں جس سے تحریک امداد باہمی کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

نقطہ نظر پیش کرتے ہیں:۔

"مذکورہ بالا ناواقف گروہ میں سے بعض لوگ یہ خیال بھی کرتے ہیں کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ محض دھوکے اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر یقین رکھتے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔ قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب ع ۵) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی جوان مرد کے باپ نہ ہیں نہ آئندہ ہوں گے لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح کر سکتا ہے پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور احمدی جماعت خاتم النبیین کے وہ معنی کرتی ہے جو عربی لغت میں عام طور پر متداول ہیں اور جن معنوں کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ تائید کرتے ہیں اور جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپؐ کی منزلت بہت بڑھ جاتی ہے اور تمام بنی نوع انسان پر آپکی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پس احمدی ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ ختم نبوت کے ان معنوں کے منکر ہیں جو عام مسلمانوں میں موجودہ زمانہ میں غلطی سے رائج ہو گئے ہیں ورنہ ختم نبوت کا انکار تو کفر ہے اور احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اسلام پر چلنا ہی نجات کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں"۔

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۱۰، ۹)

مولوی صدیقی صاحب بتائیں کہ آج جو بیشمار عقائد مسلمانوں نے قرآن و حدیث سے الگ بنا رکھے ہیں کیا وہ اسلئے درست سمجھے جائیں کہ سواد اعظم ان کو مانتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو مولوی مودودی صاحب کو از سر نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں۔ کروڑوں مسلمان ہیں جو پیر دستگیر کی نیاز کو دین کا جزو مانتے ہیں تمام محافل مولود میں آنحضرت صلعم کو حاضر و ناظر تسلیم کرتے ہیں اس طرح کے سینکڑوں عقیدے ہیں جو موجودہ مسلمانوں نے بنائے ہوئے ہیں اور عوام مسلمان ان کو آیت حدیث سمجھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آیہ خاتم النبیین کی اسکے سوا کوئی اور تعبیر ہو ہی نہیں سکتی جو احمدی کرتے ہیں اور احمدی اس تعبیر میں منفرد نہیں ہیں بلکہ جید اور مسلمہ علمائے اسلام شروع ہی سے خاتم النبیین کے وہی معنی کرتے آئے ہیں جو احمدی کرتے ہیں زمانہ حاضر میں بانی دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ کا نام پیش کیا جا سکتا ہے۔

پانچویں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا دن

(بقیہ صفحہ اول)

سے یہ میچ جیت لیا۔

اِن دنوں تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال کورٹس (جن پر یہ ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے) کی صبح و شام گہما گہمی قابل دید ہے بیرونِ جات اور دور دراز شہروں سے تشریف لائے ہوئے کثیر التعداد مہمانوں اور مقامی شائقین کی کثرت کے باعث باسکٹ بال کورٹس میں سارا دن ہی بہت رونق رہی لیکن نماز مغرب کے بعد تو باسکٹ بال کورٹس ایک بہت ہی پُر کیف منظر پیش کر رہے تھے چونکہ امسال شامل ہونے والی ٹیموں کی کثرت کے باعث رات کو بھی میچز کا سلسلہ جاری رکھنے کے سوا چارہ نہ تھا لیے روشنی کے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ بہت طاقتور اور کثیر التعداد قمقموں کی وجہ سے باسکٹ بال کورٹس اور ان کا پورا احاطہ بقعہ نور بنا ہوا تھا اور یوں معلوم ہو رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں بھی اس چھوٹے سے خطہ میں دن نکلا ہوا ہے۔ کھلاڑیوں نے سردی اور کھلی فضا کے باوجود میچز کھیلنے میں پوری سرگرمی اور گرمجوشی کا مظاہرہ کیا جو اپنی جگہ بہت قابل دید اور سبق آموز تھا۔ اس طرح ۸½ بجے صبح سے رات کے ۱۰ بجے تک (نماز ول اور کھانے کے وقفوں کو چھوڑ کر) پہلے روز جو میچ کھیلے گئے ان کے نتائج درج ذیل ہیں:۔

کلب سیکشن

۱۔ ایگریکلچرل یونیورسٹی (۵۲) بالمقابل ٹی آئی کلب (۳۳)
۲۔ پی اے ایف چکلالہ (۶۷) ” رائل کلب (۱۹)
۳۔ ویسٹ پاکستان پولیس (۵۸) ” کراچی یونیورسٹی (۳۶)
۴۔ برادرز کلب (۴۰) ” رائل کلب (۳۷)
۵۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے (۸۹) ” ٹی آئی کلب (۴۳)
۶۔ ویسٹ پاکستان پولیس (۶۷) ” فرینڈز کلب (۴۲)
۷۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے (۷۱) ” برادرز (۴۰)
۸۔ بمبئے سپورٹس کراچی (۴۸) ” یونیک کلب (۲۲)
۹۔ فرینڈز کلب ربوہ (۳۶) ” یونیک کلب (۱۹)
۱۰۔ پی اے ایف (۷۰) ” ایگریکلچرل یونیورسٹی (۶۴)

کالج سیکشن

۱۱۔ ہیلی کالج آف کامرس (۶۱) ” ٹی آئی کالج (بی) (۳۲)
۱۲۔ ایف سی کالج لاہور (۹۴) ” گورنمنٹ کالج چکوال (۱۰)
۱۳۔ ٹی آئی کالج (اے) (۶۴) ” سی ٹی آئی سیالکوٹ (۳۷)
۱۴۔ سی ٹی آئی سیالکوٹ (۶۶) ” گورنمنٹ کالج چکوال (۱۷)
۱۵۔ ہیلی کالج آف کامرس (۶۹) ” ایف سی کالج (۴۰)

سکول سیکشن

۱۶۔ ٹی آئی ہائی سکول (۲۶) ” جامعہ احمدیہ (۱۸)

۱۸ جنوری کے میچوں کا پروگرام

ربوہ۔ آج مورخہ ۱۸ جنوری کو ٹورنامنٹ کے دوسرے روز صبح ۸½ بجے سے میچوں کا سلسلہ جاری ہے دوپہر کے وقفہ کے بعد اڑھائی بجے بعد دوپہر سے شام تک حسب ذیل میچ ہونگے

کلب سیکشن

وقت		ٹیم		ٹیم
۲-۳۰	بعد دوپہر	رائل کلب	بالمقابل	ایگریکلچرل یونیورسٹی
۳-۳۰	”	پی ڈبلیو آر	”	پی اے ایف
۴-۳۰	”	ٹی آئی کلب	”	برادرز
۵-۳۰	”	ویسٹ پاکستان پولیس	”	بمبئے سپورٹس

کالج اور سکول سیکشن

وقت		ٹیم		ٹیم
۲-۳۰	بعد دوپہر	ٹی آئی کالج (بی)	بالمقابل	سی ٹی آئی
۳-۳۰	”	ہیلی کالج	”	گورنمنٹ کالج چکوال
۴-۳۰	”	ٹی آئی کالج (اے)	”	ایف سی کالج
۵-۳۰	”	سی ٹی آئی	”	جامعہ احمدیہ

بورقیبہ کے خلاف سازش کے تیرہ ملزموں کو سزائے موت

تونس ۱۰ جنوری تونس کی فوجی عدالت نے تیرہ افراد کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ انہیں تیرہ دیگر افراد کے ہمراہ گذشتہ ماہ صدر حبیب بورقیبہ کو ہلاک کرنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ جن لوگوں کو موت کی سزا سنائی گئی ہے ان میں تونسی فوج کے سات افراد اور چھ سویلین شامل ہیں سویلین میں حکمران دستور پارٹی کے گوریلا دستے کا ایک سابق رہنما بھی شامل ہے۔ دوسرے ملزموں میں سے دو کو عمر قید اور دوسروں کو علی الترتیب بیس، دس، پانچ اور ایک سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام

ربوہ میں باسکٹ بال ریفریز کے ریفریشر کورس کا انعقاد

ایسوسی ایشن کے جملہ ریفریز اس کورس میں شرکت کر رہے ہیں

ربوہ۔ ۱۸ جنوری تعلیم الاسلام کالج کے پانچویں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقع پر جو ۱۷ جنوری سے یہاں اپنی روایتی شان اور پوری آب و تاب سے جاری ہے۔ ”دی سنٹرل امیچور باسکٹ بال ایسوسی ایشن ریفریز کے لئے ایک ریفریشر کورس منعقد کر رہی ہے جس میں ایسوسی ایشن کے جملہ ریفریز شرکت کر رہے ہیں۔ یہ کورس اپنی نوعیت کا دوسرا کورس ہے۔ اس سے قبل لیاقت میموریل باسکٹ بال ٹورنامنٹ لاہور کے موقع پر پہلا کورس منعقد کیا گیا تھا۔

اِس دوسرے کورس کے انتظامات کے سلسلہ میں سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری جناب اعجاز حسین صاحب اور ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کمیٹی کے ارکان بھی اِن دنوں ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں انتظامیہ کمیٹی کے ارکان میں پروفیسر غلام صادق صاحب وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور، جناب خورشید موتی لال صاحب آف پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا، جناب خواجہ محمد اسلم صاحب پروفیسر محمد علی صاحب اور پروفیسر ایم۔ اسلم قریشی صاحب ایسوسی ایٹ سیکرٹری شامل ہیں۔

ریفریشر کورس میں باسکٹ بال کے اہم قواعد پر تبادلۂ افکار، عام قواعد پر لیکچروں کا سلسلہ، اور نو آموز ریفریز کے لئے عملی تربیت کے مواقع بہم پہنچانا شامل ہے۔

اعلانِ ولادت

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ وکیل سرگودھا (برادر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت) کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱/۱۲ ۱۲ بروز ہفتہ پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ محلہ دارالصدر غربی کا نواسہ ہے۔
احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرماوے اور اپنے والدین کے لئے ہر لحاظ سے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

میری عزیز ہمشیر محمودہ خانم صاحبہ جو ایک لمبے عرصہ سے گردن میں تکلیف کے باعث بیمار تھیں۔ مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۳ء کو گلاسگو (انگلستان) میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میرے چھوٹے بھائی عزیز مسعود احمد خاں نے انہیں بغرض علاج انگلستان بلا لیا تھا جہاں وہ گذشتہ کئی ماہ سے زیر علاج تھیں۔ اِس عرصہ میں ان کے دو آپریشن ہوئے جو کامیاب رہے۔ حال ہی میں ان کا تیسرا آپریشن ہوا تھا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکیں اور داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ہمشیر مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب بھائیوں اور ہمارے والد بزرگوار (محترم فضل محمد خاں صاحب راولپنڈی) کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

حسن محمد خاں عارف
نائب وکیل التبشیر ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴